بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ماہنامہ جرمنی

اخبار احمدیہ

جماعت احمدیہ جرمنی کا ترجمان

جلد نمبر-13 مدیر-نعیم احمد نیّر کتابت وڈیزائننگ؛ رشید الدین، ماہ، امان ھش 1387 ہجری شمسی، بمطابق مارچ 2008ء شمارہ نمبر 3

احکام خداوندی

''اور اللہ ایک ایسی بستی کی مثال بیان کرتا ہے جو بڑی پُر امن اور مطمئن تھی۔ اس کے پاس ہر طرف سے اس کا رزق بافراغت آتا تھا پھر اُس (کے مکینوں) نے اللہ کی نعمتوں کی ناشکری کی تو اللہ نے انہیں بھوک اور خوف کا لباس پہنا دیا ان کاموں کی وجہ سے جو وہ کیا کرتے تھے۔''

(سورۃ النّحل، آیت ۱۱۳، ترجمہ از حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ)

حدیث حضرت خاتم النّبیّین صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''کوئی مرد جب کسی (نامحرم) عورت کے ساتھ تنہائی میں ہوتا ہے تو تیسرا وہاں شیطان بھی موجود ہوتا ہے''۔ (ترمزی)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ''خبردار کوئی شخص کسی بے شوہر والی عورت کے پاس رات نہ گزارے سوائے اس کے کہ اس کا شوہر یا محرم ہو۔'' (مسلم)

گروس گیراؤ میں عید ملن پارٹی

مورخہ 26.01.2008 بروز ہفتہ لوکل امارت گروس گیراؤ کو جرمن اسپیکنگ غیر از جماعت احباب کے ساتھ عید ملن پارٹی کے انعقاد کی توفیق ملی۔ جس میں علاقہ کے بہت سے معزز شہریوں نے بھی شرکت کی۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآنِ کریم سے ہوا جو مکرم عدنان احمد صاحب نے کی اور جرمن ترجمہ بھی پیش کیا۔ اس کے بعد اطفال الاحمدیہ کے ایک گروپ نے عید کے موضوع پر ایک ترانہ کورس کی صورت میں پیش کیا، جسے حاضرین نے بہت پسند کیا۔ بعد ازاں سیّد احسن جاوید صاحب نے عید الضحیٰ کے بارے میں ایک مضمون جرمن زبان میں پڑھا جس میں عید الضحیٰ کی اہمیت بیان کی اور حضرت ابراہیمؑ و حضرت اسمائیلؑ کی قربانی کے بارے میں بیان کیا۔ اس کے بعد مکرم امیر صاحب جرمنی نے گروس گیراؤ شہر کے سابقہ برگا ماسٹر (میئر) Herr Karl Helmut Kinkel کو جن کا تعلق Kombi سیاسی پارٹی سے ہے، خطاب کرنے کی دعوت دی۔ جناب میئر صاحب نے جماعت احمدیہ سے اپنے پُرانے تعلقات کا ذکر کیا۔ اور کہا کہ میرا جماعت احمدیہ سے بھائی چارہ کا تعلق ہمیشہ برقرار رہے گا۔ آپ نے آئندہ بھی جماعت کے پروگرامز میں شمولیت کی خواہش کا اظہار کیا۔ آپ نے کہا کہ اگر کوئی مجھ سے اسلام کے بارہ میں پوچھے کہ اسلام کیا ہے تو میں کہوں گا اگر اسلام دیکھنا ہے تو جماعت احمدیہ کو دیکھیں، وہاں آپ کو اسلام کی صحیح تصویر نظر آئے گی۔ واضع رہے کہ جناب Kinkel صاحب حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے وقت سے جماعت سے ایک خاص تعلق رکھتے ہیں۔

بعد ازاں مکرم امیر صاحب جرمنی نے حاضرین خطاب سے کیا۔ آپ نے عید الضحیٰ پر مزید وضاحت سے روشنی ڈالی اور واضع کیا کہ عید الضحیٰ کا تہوار مسلمانوں کے لئے کیوں اہم ہے۔ آپ نے مہمانوں کا شکریہ بھی ادا کیا۔

اس پروگرام میں ۱۰۷ مہمانانِ کرام نے شرکت کی۔ اور اس کو بہت پسند کیا۔ کُل حاضری ۲۱۴ رہی۔ جن احباب نے دن رات محنت سے اس پروگرام کو کامیاب بنانے کی سعی کی خاکسار ان کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہے۔ خاص طور پر ضیافت کی ٹیم، جنہوں نے احسن رنگ میں اپنی ذمہ داری کو ادا کیا۔ اسی طرح لجنہ اماء اللہ نے بے حد خلوص سے تعاون کیا۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزا دے۔ اور مزید خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(رپورٹ۔ سید محمد اقبال شاہ، نائب امیر و جنرل سیکرٹری گروس گیراؤ سٹی)

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام

''اسلام نے جو یہ حکم دیا ہے کہ مرد عورت سے اور عورت مرد سے پردہ کرے اس سے غرض یہ ہے کہ نفسِ انسان پھسلنے اور ٹھوکر کھانے کی حد سے بچا رہے۔ کیونکہ ابتدا میں اس کی یہی حالت ہوتی ہے کہ وہ بدیوں کی طرف جُھکا پڑتا ہے اور ذرا سی بھی تحریک ہو تو بدی پر ایسے گرتا ہے جیسے کئی دنوں کا بھوکا آدمی کسی لذیذ کھانے پر۔ یہ انسان کا فرض ہے کہ اس کی اصلاح کرے اور اس کی اصلاح کی حالتوں کے لحاظ سے اس کے چار نام مقرر کئے گئے ہیں۔ اوّل، اوّل نفس زکیہ ہوتا ہے کہ جس کو نیکی بدی کی کوئی خبر نہیں ہوتی اور یہ حالت طفلگی تک رہتی ہے۔ پھر نفس امارہ ہوتا ہے کہ بدیوں کی طرف ہی مائل رہتا ہے اور انسان کو طرح طرح کے فسق و فجور میں مبتلا کرتا ہے۔ اور اس کی بڑی غرض یہی ہوتی ہے کہ ہر وقت بدی کا ارتکاب ہو۔ کبھی چوری کرتا ہے۔ کوئی گالی دے یا ذرا خلاف مرضی کام ہو تو اُسے مارنے کو تیار ہو جاتا ہے۔ اگر شہوت کی طرف غلبہ ہو تو گناہوں اور فسق و فجور کا سیلاب بہہ نکلتا ہے۔ دوسرا نفس لوّامہ ہے کہ اس میں بدیاں بالکُل دور تو نہیں ہوتیں مگر ہاں ایک پچھتاوا اور حسرت و افسوس مرتکب اپنے دل میں محسوس کرتا ہے اور جب بدی ہو جاوے تو اس کے دل میں نیکی سے اس کا معاوضہ کرنے کی خواہش ہوتی ہے اور تدبیر کرتا ہے کہ کسی طرح گناہ سے بچے۔ اور دُعا میں لگتا ہے کہ زندگی پاک ہو جاوے اور ہوتے ہوتے جب جب یہ گناہ سے پوتّر ہو جاتا ہے۔ تو اس کا نام مطمئنّہ ہو جاتا ہے۔ اور اس حالت میں وہ بدی کو ایسی ہی بدی سمجھتا ہے جیسے کہ خدا تعالیٰ بدی کو بدی سمجھتا ہے۔ بات یہ ہے کہ دُنیا اصل میں گناہ کا گھر ہے جس میں سرکشیوں میں پڑ کر انسان خدا کو بھُلا دیتا ہے۔''

(ملفوظات جلد ۷ صفحہ نمبر ۱۳۶، ۱۳۷)

ھناؤ شہر میں جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انعقاد

مورخہ ۲۰ جنوری بروز اتوار کو لوکل امارت ھناؤ میں جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا شاندار انعقاد ہوا۔ اس جلسہ میں تمام حلقہ جات کے احباب وخواتین نے شرکت کی۔

جلسہ کا آغاز زیر صدارت محترم مقصود احمد طاہر لوکل امیر ھناؤ 14.30 پر ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم لمعات مرزا صاحب نے کی جس کا اُردو ترجمہ احمد حسنی جنجوعہ صاحب نے پیش کیا۔ عزیزم عدیل خالد صاحب نے جرمن ترجمہ پڑھا۔ اس کے بعد مکرم محمد یوسف خان صاحب نے ڈاکٹر میر محمد اسمائیل صاحب کا نعتیہ منظوم کلام خوش الہانی سے پڑھا۔ اس پروگرام کی پہلی تقریر محترم ناز احمد ناصر صاحب نے بعنوان ''رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنوں سے حسن سلوک'' کی۔ جس کے بعد اطفال کے ایک گروپ نے قصیدہ کے چند اشعار اور اس کا اردو ترجمہ پیش کیا۔ دوسری تقریر جرمن زبان میں عزیزم کاشف جنجوعہ نے کی۔ بعد ازاں مکرم محمد ایوب خان صاحب نے ''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا عورتوں سے حسن سلوک'' کے چند پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ جس کے بعد مکرم عبدالرشید خالد صاحب نے ''حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کی، عبادت الٰہی'' کے عنوان پر تقریر کی۔ آپ نے بتایا کہ کس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم راتوں کو گریہ وزاری سے اپنے رب کا پُکارتے تھے اور دُنیا کی ہدایت کے لئے دُعائیں کرتے تھے۔ اس کے بعد ناصرات کے گروپ نے حضرت مسیح موعودؑ کا عربی قصیدہ خوش الہانی سے پڑھا۔

آخر میں مکرم لوکل امیر صاحب نے احباب سے اپنے خطاب میں حضرت مسیح موعودؑ کا عشق رسولؐ و عشق آلِ رسولؐ کا ایک واقعہ احباب کے سامنے پیش کیا۔ اور کثرت سے آپؐ اور اور آپ کی آل پر درود بھیجنے کی تلقین فرمائی۔ مزید مکرم امیر صاحب نے عہدہ داران کو نرم مزاجی، صبر اور حوصلہ کی تلقین کی۔ اور لوکل سیکرٹری تربیت کو اختتامی دُعا کروانے کی درخواست کی۔ دعا کے بعد احباب کو ریفریشمنٹ پیش کی گئی۔ حاضری ۱۶۹ رہی

(رپورٹ۔ مبارک احمد چٹھہ، سیکرٹری تربیت لوکل امارت ھناؤ)

کتاب Glaube und Vernunft کی تقریب رونمائی۔

مورخہ 19 جنوری 2008 بروز ہفتہ شام چھ بجے ''مسجد بشیر'' بینز ہائیم میں کتاب **''عقیدہ اور معقولیت، اسلامی نقطہء نظر سے''** **Glaube und Vernunft aus islamischer Perspektive** کی تقریب رونمائی منعقد کی گئی۔

یہ کتاب پوپ بینیڈک xvl کی اُس تقریر کے جواب میں جماعت احمدیہ جرمنی نے لکھی ہے، جس میں پوپ نے اسلام اور محمد ﷺ پر تنقید کی تھی اور اس کے نتیجے میں مسلمان ملکوں میں بے چینی پھیل گئی تھی اور ہنگاموں میں کئی جانیں ذائع چلی گئیں۔ جماعت احمدیہ جرمنی کو پُر امن طریق پر اس کا جواب دینے کی توفیق ملی، الحمدُ للہ۔

وقت مقررہ پر مہمان آنے شروع ہوئے تو ڈیوٹی پر موجود حافظ فرید احمد خالد صاحب سیکرٹری امور خارجہ لوکل امارت بینز ہائیم و دیگر احباب جماعت نے انہیں خوش آمدید کہا۔ سب مہمانوں کے تشریف رکھنے پر مکرم محمد الیاس مجوکہ صاحب نیشنل سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ جرمنی نے آج کے پروگرام کی تفصیل سے انہیں آگاہ کیا۔ مکرم حیدر علی ظفر صاحب مربی انچارج جرمنی جو اس کتاب کے Editorial Board کے نگران بھی تھے، کی زیر صدارت تقریب کا آغاز تلاوت قران کریم سے ہوا جو مکرم حافظ طارق احمد صاحب چیمہ نے نہایت خوش الحانی سے کی۔ بعد ازاں ان آیات قرانیہ کا جرمن ترجمہ مکرم بلال اسلم صاحب نے جو مقامی مجلس کے قائد بھی ہیں، پڑھ کر سنایا۔

مکرم محمد الیاس مجوکہ صاحب نیشنل سیکرٹری تبلیغ جرمنی نے جو سٹیج سیکرٹری کے فرائض ادا فرما رہے تھے مہمانوں کو سٹیج پر تشریف فرما مکرم داؤد مجوکہ صاحب، مکرم مولانا حیدر علی ظفر صاحب نائب امیر و مشنری انچارج جرمنی اور مکرم حمید خالد صاحب لوکل امیر Bensheim، کا تعارف کروایا۔

مکرم داؤد مجوکہ صاحب نے جو اس کتاب کے ادارتی بورڈ کے ممبر ہیں Computer Presentation کے ذریعہ مہمانوں کو اس کتاب کے لکھے جانے کے پس منظر اور پھر بعد ازاں اس کتاب کے اندر لکھے گئے مضامین کے بارے میں تعارف پیش کیا اور بتایا کہ حضرت مرزا مسرور احمد صاحب امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ہدایات کی روشنی میں اس کتاب کو مکرم مولانا حیدر علی ظفر صاحب نائب امیر و مشنری انچارج کی زیر نگرانی مصنفین کے ایک بورڈ نے بڑی محنت اور ریسرچ کے بعد تیار کیا ہے۔ آپ نے بتایا کہ ایک سال سے زائد عرصہ ہوا پوپ نے جرمنی کی یونیورسٹی ریگن برگ میں اپنی تقریر میں اسلام اور محمد ﷺ پر تنقید کی۔ اگرچہ اُس تقریر میں پوپ نے سن 1391ء کے ایک بادشاہ اور ایک فارسی عالم کے مقالمہ کا حوالہ دیا ہے مگر ساتھ ساتھ اپنے تبصرے کو بھی شامل کرتے گئے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ خود یہ کہنا چاہتے تھے مگر سہارا ایک پرانی گفتگو کا لیا۔ پوپ نے جہاد اور عقیدہ میں معقولیت پر بھی تبصرہ کرتے ہوئے اسلام پر تنقید کی۔ مکرم مجوکہ صاحب نے بتایا کہ مذہبی جنگ کی اصطلاح اسلام میں کہیں نہیں ملتی بلکہ سب سے پہلے اسے عیسائیوں نے استعمال کیا تھا۔ پوپ کے حوالے سے بادشاہ کے اٹھائے گئے اس سوال کا جواب کہ محمد ﷺ نے دُنیا کو کیا نئی چیز دی، مکرم داؤد صاحب نے اسلام کی لائی ہوئی تعلیمات کے چیدہ چیدہ حسین پہلو بیان کئے۔ اور کہا کہ آج کل کے کچھ مسلمانوں کا دہشت پسند کردار، اسلامی تعلیم نہیں۔ آپ نے کہا کہ امریکہ کے ایک محقق پروفیسر فریڈمان نے ایک رپورٹ شائع کی ہے جس وہ لکھتے ہیں کہ پوپ نے اس طرح کی تقریر جانتے بوجھتے کہ مسلم دنیا کا کیا ردِّ عمل ہوگا، کی۔ اور جب سخت ردِّ عمل ہوا تو وہ اور اُن کا سٹاف بہانے ڈھونڈنے لگے۔

> پوپ نے اس طرح کی تقریر جانتے بوجھتے کہ مسلم دنیا کا کیا ردِّ عمل ہوگا، کی

اس بڑی دلچسپ اور معلوماتی Presentation کے بعد مہمانوں کو دعوت عام دی گئی کہ اگر وہ کوئی سوال کرنا چاہیں تو مصنفین بورڈ اس کا جواب دینے میں بہت خوشی محسوس کریں گے۔

ایک مہمان جناب براٹر صاحب نے کہا کہ اگرچہ میں نے ابھی یہ کتاب پوری تو نہیں پڑھی مگر میرے خیال میں پوپ نے یہ حرکت اسلام مخالفت کی وجہ سے کی ہے۔ انہوں نے کہا! کیا پوپ کو اٹھارویں صدی کی عیسائیت کی تاریخ بھول گئی ہے؟۔ اُس وقت کیتھولک گرجے نے انسانوں پر کیا کیا زیادتیاں کیں تھیں۔ آزادی ضمیر کی آزادی بھی نہیں تھی۔

> ہم مذاہب کی آپس میں مخاصمت یا جنگ نہیں چاہتے

ایک مہمان جن کا تعلق لنکِ (Linke) سیاسی پارٹی سے تھا، نے کہا کہ پوپ نے اگرچہ اپنی تقریر میں دوسرے کا حوالہ دیا ہے مگر تمام ذمہ داری پوپ پر یعنی بیان کرنے والے پر ہی آتی ہے۔

FDP سیاسی پارٹی کے حالیہ انتخاب میں حصہ لینے والے امیدوار جناب فرنک سیرمن صاحب کے ایک سوال کے جواب میں مکرم داؤد صاحب نے کہا کہ ہم مذاہب کی آپس میں مخاصمت یا جنگ نہیں چاہتے بلکہ ہمارا مقصد تو یہ ہے کہ آپس میں مل بیٹھ کر امن سے، اخلاق کے دائرہ کے اندر بات چیت کریں۔

ایک مہمان نے سوال کیا کہ اس کتاب میں ایک لفظ Unreinheit (غیر متقیانہ فعل) لکھا ہے اس کا کیا مطلب ہے۔ مکرم مربی صاحب نے اس کے جواب میں اس لفظ کی تشریح کی۔ مزید مکرم نوید حمید صاحب جو اس کتاب کے لکھاری بورڈ (Editorial Board) میں شامل ہیں، نے کہا کہ یہ لفظ عربی لفظ سے لیا ہے اور جرمن ترجمہ اس لفظ کے مضمون کا حق ادا نہیں کر رہا۔ آپ نے اس کی کچھ تشریح بھی کی جس سے مہمان کی کچھ تسلی ہوگئی۔ مکرم امام صاحب نے ایک سوال کے جواب میں جہاد کے لفظ پر روشنی ڈالی اور مہمانوں کو اس کی اقسام اور صحیح معنے سمجھائے۔

ایک مہمان نے اس کتاب پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ برازیل میں مقامی لوگوں میں ایک مثل مشہور ہے کہ یورپی اقوام ان کے ملک میں جب داخل ہوئی تھیں تو ان کے ہاتھ میں بائیبل تھی اور ہمارے پاس سارا ملک، اور اب ہمارے ہاتھوں میں بائیبل رہ گئی ہے اور انہوں نے ہمارے ملک پر قبضہ کر لیا ہے۔

مہمانوں کو بتایا گیا کہ اس کتاب کی قیمت 9,80Euro مقرر کی گئی ہے جو کہ کسی منافع کے حاصل کرنے کے لئے نہیں بلکہ اس کتاب پر اٹھنے والے اخراجات کے برابر ہے۔ مگر آج اس کتاب کی رونمائی کا پہلا دن ہے اس لئے اس تقریب میں شامل ہونے والے تمام مہمانوں کی خدمت میں یہ کتاب بغیر کسی قیمت کے پیش کیجاتی ہے۔ اور صرف یہ ہی نہیں بلکہ جماعت کے تبلیغی سٹال پر موجود مختلف موضوعات پر مبنی جماعتی لٹریچر سے بھی استفادہ کیا جاسکتا ہے۔

آج کی نشست میں کل 14 جرمن مہمان شامل ہوئے۔ جن میں مقامی اخبار کے دو نمائندے، اسکول ٹیچر، سیاسی پارٹیوں کے نمائندگان، شامل تھے۔ پچاس کے قریب جماعت کے احباب و خواتین اس پروگرام میں شامل ہوئے۔ سب کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔ تواضع کے دوران بھی مہمانوں نے بڑی دلچسپی کے ساتھ اس کتاب کے مصنفین کے ساتھ گفتگو کا سلسلہ جاری رکھا۔

(رپورٹ، راجہ منیر احمد سیکرٹری تبلیغ لوکل امارت بینز ہائیم)

جرمنی کی خبریں

سیاسی پارٹی CSU کے رویہ میں تبدیلی

سیاسی پارٹی CSU کے نمائندگان اسلام اور مسلمانوں کے خلاف بیانات دیتے رہتے ہیں۔ مگر اب ان کے رویہ میں تبدیلی آئی ہے اور ان کا رویہ مسلمانوں کے بارے میں نرم ہو گیا ہے۔ صوبہ ''باویریاک'' کینیئے صوبائی وزیر اعلیٰ Beckstein اور صوبائی پارلیمنٹ کے صدر Alois Glück نے کہا ہے کے جرمنی میں تین ملین مسلمان رہتے ہیں اور ان میں سے بہت سے آزاد خیال کے حامل ہیں، اس لحاظ سے وہ پارٹی کے قریب ہیں اور وہ پارٹی کے ممبر بن سکتے ہیں۔ پارٹی کے بعض اکابرین نے ان کی رائے سے اختلاف بھی کیا ہے۔

اسلام کے بارے میں ایک کتاب

ایک ماہر اسلامیات اور مصور ''انیس حماذ'' نے بچوں کے لئے ایک کتاب لکھی ہے جس میں اسلام کی تاریخ، مذہب، ثقافت کے بارے میں سادہ زبان میں معلومات دی گئی ہیں۔ ایک اور مشہور ماہر اسلامیات پروفیسر Udo Steinbach نے اس کتاب کے پیش لفظ میں لکھا ہے کہ جو بچے اس کتاب کا مطالعہ کریں گے وہ اسلام کے بارہ میں عمومی تعصّبات سے دُور رہیں گے۔ پروفیسر صاحب کے جماعت احمدیہ کے ساتھ بہت اچھے تعلقات ہیں اور وہ اکثر جگہ پر جماعت کی تعریف اور حمایت کرتے رہتے ہیں۔

حجاب پر پابندی آئین کے مطابق ہے

جرمنی کے صوبہ ہیسن Hessen میں حکومتی اداروں میں خواتین ملازمین پر حجاب پہننے پر پابندی ہے۔ صوبہ کے سرکاری وکیل نے اس قانون کے خلاف صوبہ کی آئینی عدالت میں دعویٰ دائر کیا تھا۔ حال ہی میں عدالت نے فیصلہ دیا ہے کہ قانون آئین کے خلاف نہیں۔ چونکہ یہ قانون صرف حجاب پر ہی نہیں بلکہ تمام مذہبی علامتوں پر پابندی لگاتا ہے اس لئے کسی ایک مذہب کی حق تلفی نہیں ہوتی۔ اس قانون کے مخالفین کا کہنا ہے کہ یہ مذہبی آزادی کے خلاف ہے اور اس سے صرف مسلمان خواتین کی حق تلفی ہوتی ہے۔

کیونکہ مسلمان خواتین اس قانون کی موجودگی میں حکومتی اداروں میں سروس نہیں کر سکتیں

جرمنی میں تبلیغ اسلام

مغربی جرمنی میں میرا پہلا دورِ تبلیغ

(از قلم فضل الٰہی انوری، سابق مبلغ سلسلہ)

پنجم و آخری قسط

سلسلے کے لٹریچر کے بارے میں خاکسار کی مساعی:

ہمارے پاس مشن کی طرف سے جرمن زبان میں شائع شدہ سارا لٹریچر تھوڑی بہت مقدار میں ہمیشہ موجود رہتا تھا۔ کچھ کتابیں بزبان انگریزی ہم نے لنڈن مشن سے منگوالی تھیں۔ اس کے علاوہ جرمن ماہوار رسالہ ''ڈیئر اسلام'' (Der Islam) بھی تھا۔ ان سب کتب کی دو، دو، یا چار کاپیاں مشن کے ہال میں موجود ایک بڑی میز کے اوپر ترتیب سے سجا دی جاتیں۔ ہر کتاب کے ساتھ ایک چھوٹے سے پلاسٹک کے سٹینڈ پر اس کی قیمت بھی درج کر دی جاتی۔ اُدھر مسجد کے باہر سڑک کے کنارے لگے ہوئے بورڈ کے اوپر ہمیشہ اس مضمون کا ایک دعوت نامہ آویزاں رہتا کہ اسلام کے بارے میں معلومات حاصل کرنے یا مسجد کو دیکھنے کی غرض سے آپ کو اندر آنے کی دعوت ہے۔ چنانچہ مسجد میں آنے والے زائرین خود بخود اپنی مرضی کی کتاب لے کر اس کی قیمت درمیان میں پڑی ہوئی ایک مقفل صندوقچی میں ڈال دیتے۔ چونکہ مسجد کا باہر کی طرف کھلنے والا بڑا دروازہ اکثر بند رکھنا پڑتا تھا، تا کہ آنے والے لوگ مسجد میں جوتیوں سمیت داخل نہ ہو جائیں۔ لہٰذا یہ تاثر کہ مسجد بند اور بے آباد ہے، دور کرنے کے لئے خاکسار نے سڑک کے اوپر وہ بڑا سا مستطیل بورڈ لگا دیا تھا، جس کا اوپر ذکر کیا گیا ہے۔ بورڈ کے اندر ہمیشہ دو تین کتابیں بھی نمونۃً رکھی ہوتیں۔ ان کے علاوہ ایک تحریر بھی کہ آنے والے مسجد کے اندر آ کر مزید کتب دیکھ اور حاصل کر سکتے ہیں۔ اس سے بڑا فائدہ ہوا۔ جب بھی وہ صندوقچی کھولی جاتی، اس کے اندر کم و بیش ڈیڑھ دو صد مارک کی رقم موجود ہوتی۔ علاوہ ازیں یہ فائدہ بھی ہوتا کہ اندر آنے والے جرمن مرد اور عورتیں جو عموماً قریب کے جنگل میں سیر کرنے لے لئے آتے رہتے تھے، مسجد کے اندر آ کر کم از کم مسجد اور ہال میں لگے قطعات ہی پڑھ کر چلے جاتے۔

جماعتی لٹریچر یونیورسٹی لائبریریوں میں رکھوانے کی مہم:

اس کے علاوہ خاکسار نے سلسلہ کی بڑی کتب مثلاً لائف آف محمد، دیباچہ تفسیر القرآن کا انگریزی ترجمہ اور دیگر جرمن لٹریچر، یونیورسٹی لائبریریوں میں رکھوانے کی کوشش کی۔ چنانچہ فرانکفرٹ یونیورسٹی لائبریری میں ہمارا سارا لٹریچر موجود تھا۔ اسی طرح تھوڑی بہت کتب فرانکفرٹ کی بعض دوسری لائبریریوں میں بھی رکھوا دی گئیں۔ انہی دنوں تفسیر قرآن انگریزی کی پانچوں جلدیں مکمل ہو کر شائع ہوئی تھیں۔ چنانچہ خاکسار نے علاوہ فرنکفرٹ کی یونیوسٹی لائبریری کے، جرمنی کی دیگر یونیورسٹیوں میں پھر کر کوشش کی کہ وہ یہ پانچوں جلدیں اپنی لائبریریوں کے لئے خرید لیں۔ اس طرح پر فرنکفرٹ کے علاوہ، بون، کولون اور مائنز کی یونیورسٹیاں خاص طور پر قابل ذکر ہیں کہ جن میں جا کر خاکسار نے ان سے آرڈر لئے اور مرکز میں بھجوائے۔ اس سلسلہ میں بون ہونیورسٹی کے اورینٹیل ڈیپارٹمنٹ کے ڈائریکٹر کے ساتھ میری ہونے والی گفتگو مجھے اب تک یاد ہے۔ میں نے جب اسے تفسیر کی ایک جلد دکھائی اور کہا کہ یہ خرید لو، تو اس نے وہ نسخہ ہاتھ میں لیتے ہی کہا:

Wir haben bereits so viele Kommente

کہ ہمارے پاس پہلے ہی بہت سی تفسیریں موجود ہیں۔ میں نے کہا، ہونگی، مگر اس جیسی تمہارے پاس ایک بھی نہیں ہوگی۔ وہ کہنے لگا، یہ کیسے ہوسکتا ہے؟ میں نے کہا، مقابلہ کر کے دیکھ لو۔ چنانچہ میرے کہنے پر اس نے اپنی ایک تفسیر نکالی اور کوئی سورۃ دیکھ کر اس کی تفسیر پڑھی۔ پھر اسی آیت کی تفسیر اس نے میری لائی ہوئی تفسیر میں پڑھی اور دیر تک پڑھتا رہا۔ پھر کہنے لگا۔ اچھا ہمارے لئے ایک مکمل تفسیر کا آرڈر دے دو۔ اس طرح پر خاکسار ملک کی بعض بڑی بڑی لائبریریوں میں انگریزی تفسیر القرآن مکمل رکھوانے میں کامیاب ہو گیا۔

فالحمدللہ علیٰ ذالک.

> اسی آیت کی تفسیر اس نے میری لائی ہوئی تفسیر میں پڑھی اور دیر تک پڑھتا رہا

فرنکفرٹ یونیورسٹی میں مکرم حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحبؓ کی تقریر:

خاکسار نے یونیورسٹی کے شعبہ تاریخ و لسانیات کے ڈائریکٹر سے مل کر اس امکان کا جائزہ لیا کہ آیا وہ ایک ایسے شخص کی اپنے شعبہ کے زیر اہتمام تقریر کروانے کے لئے تیار ہے جو U.N.O. کے صدر اور انٹرنیشنل کورٹ آف جسٹس کے صدر رہ چکے ہیں۔ اور مکرم چوہدری صاحب کا نام لیا۔ لیکن یہ کہ ہم اس وقت تک اس کی توثیق نہیں کر سکتے جب تک ان سے دریافت نہ کر لیں۔ ڈائریکٹر موصوف کی آمادگی کے بعد خاکسار نے مکرم چوہدری صاحب سے ٹیلیفون پر بات کی۔ آپ ان دنوں لندن میں مقیم تھے، بلکہ اپنی آخری عمر کا ایک بہت بڑا حصہ آپ نے لندن میں ہی رہ کر گذارا ہے۔ آپ نے بھی بلا تردد اس تجویز کو قبول فرما لیا۔ چنانچہ ایک دن معین کرنے کے بعد ہم اس اہم تقریب کی تیاری میں لگ گئے۔ تقریر انگریزی میں ہونی تھی اور ظاہر ہے کہ سامعین کا بھی انگریزی دان ہونا ضروری تھا۔ اس کے لئے ہمیں سامعین کی فہرست تیار کرنے میں کافی محنت کا سامنا کرنا پڑا۔ دعوت نامے چھپوائے گئے اور تقسیم کئے گئے۔ ہمیں سب سے بڑی خوشی یہ تھی کہ اس طرح پر جرمن جماعت کے دوستوں کو بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک قدیمی صحابی کو قریب سے دیکھنے اور ملنے کا موقع مل جائے گا۔ جب کہ اس سے قبل یہ سعادت صرف لنڈن کی جماعت کے حصہ میں ہی آئی تھی۔

> جس دن مکرم چوہدری صاحبؓ فرنکفرٹ پہنچے، ہمارے لئے عید کا دن تھا

جس دن مکرم چوہدری صاحبؓ فرنکفرٹ پہنچے، ہمارے لئے عید کا دن تھا۔ اغلباً ایک رات کا قیام تھا، جس کا انتظام ہم نے ان کے آرام کی خاطر ایک ہوٹل میں کیا۔ تاہم مکرم چوہدری صاحب زیادہ وقت مسجد میں ہی رہے۔ تقریر ہوئی۔ موضوع مجھے یاد نہیں رہا۔ کوئی ۶۰۔۷۰ کے قریب سامعین کی تعداد تھی، جو سب کے سب اچھے تعلیم یافتہ جرمن تھے۔ اکثر یونیورسٹی کی بڑی کلاسوں کے طلبا تھے۔ بعض پروفیسر بھی تھے۔ ہم اس سے زیادہ حاضری کی توقع نہیں کر سکتے تھے۔ مگر چوہدری صاحب نے بھی فرمایا کہ سامعین کی یہ تعداد یورپ کے لحاظ سے بہت معقول تعداد ہے۔ آپ کے اس ریمارک سے ہم بہت خوش ہو گئے۔

تقریر کی تقریب تو خیر جیسی بھی ہوئی اس پر چند گھنٹے صرف ہوئے۔ باقی سارا وقت جیسا کہ توقع تھی مکرم چوہدری صاحب احباب جماعت کے اندر رونق افروز رہے۔ ایک لطیفہ بھی ہوا، جس سے آپ کی ذات کا ایک حسین پہلو سامنے آتا ہے۔ کھانے کی محفل تھی یا کوئی اور آپ دوستوں کے حلقہ میں تشریف فرما ہو کر انہیں اپنے زریں کلمات سے فیضیاب کر رہے تھے۔ بالکل گھریلو قسم کا سماں تھا۔ چوہدری محمد شریف خالد صاحب کسی اشد مصروفیت کی وجہ سے معذرت کر کے اپنے لئے مخصوص دعا کی درخواست کر کے چلے گئے۔ ان کے جانے کے معاً بعد چوہدری صاحب نے مسکرا کر فرمایا۔ میرے ساتھ تو وہی معاملہ ہوتا ہے، جو میراثی کی بیوی کے ساتھ ہوا تھا۔ ظاہر ہے کہ اس سے ہمیں میراثی کی بیوی والا لطیفہ سننے کی آرزو پیدا ہوئی۔ ہماری اس خواہش پر فرمایا۔

لطیفہ

کوئی میراثی تھا۔ شام کو تھک کر اور چُور ہو کر گھر آیا، تو اس کی بیوی نے کہا: بھینس کا دودھ دوہنا ہے۔ اس نے کہا اچھا، کٹا چھوڑ دو۔ جب بھینس کا دودھ اتر آیا، تو میراثی نے بیوی کو کہا کہ اب کٹا پکڑ لو۔ وہ کٹا پکڑ کر بیٹھ گئی اور میراثی دودھ دوہنے لگ گیا۔ دودھ دوہ کر اس نے برتن ایک طرف رکھا اور چارپائی پر لیٹ گیا اور لیٹتے ہی سو گیا۔ جب صبح نیند سے بیدار ہوا، تو اس نے دیکھا کہ میراثن کٹا پکڑے بیٹھی ہے۔ وہ کہنے لگا۔ بھلے مانسے! ابھی تک کٹا پکڑے بیٹھی ہو۔ وہ کہنے لگی۔ تو تم نے کب کہا تھا کہ اب اسے چھوڑ بھی دو۔

فرمایا، اسی طرح میں دعا کرتا رہتا ہوں۔ لوگوں کے کام ہو جاتے ہیں اور مجھے اطلاع تک نہیں دیتے چنانچہ مَیں دعا کرتا چلا جاتا ہوں۔ بعد میں ہم نے یہ لطیفہ برادرم شریف خالد صاحب کو بھی سنایا۔ وہ بھی سن کر بہت محظوظ ہوئے۔

(ختم شد)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں

چندے کی ابتداء اس سلسلہ سے ہی نہیں ہے بلکہ مالی ضرورتوں کے وقت نبیوں کے زمانہ میں بھی چندے جمع کئے گئے تھے۔ ایک زمانہ تھا کہ ذرا چندے کا اشارہ ہوا تو تمام گھروں کا مال لا کر سامنے رکھ دیا پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ حسب مقدور کچھ دینا چاہیے اور آپ کی منشاء تھی کہ دیکھا جاوے کہ کون کس قدر لاتا ہے۔ ابوبکرؓ نے سارا مال لا کر سامنے رکھ دیا۔ اور حضرت عمرؓ نے نصف مال۔ آپ نے فرمایا کہ یہی فرق تمہارے مدارج میں ہے اور ایک آج کا زمانہ ہے کہ کوئی جانتا ہی نہیں کہ مدد دینی بھی ضروری ہے حالانکہ اپنی گذران عمدہ رکھتے ہیں۔ (ملفوظات جلد سوم ص 358)

ہم گدا جب بھی صدا کرتے ہیں

مبارک احمد ظفر

ہم گدا جب بھی صدا کرتے ہیں — درِ اَفلاک کُھلا کرتے ہیں
جس سے ہے ناطۂ بیعت اُس سے — عشق کرتے ہیں وفا کرتے ہیں
ہم گلے پہن کے طَوق طاعت — پابہ زنجیر چلا کرتے ہیں
آلِ احمد سے محبت کر کے — رسمِ اَجداد ادا کرتے ہیں
ہم میں وہ جذبِ جنوں ہے جس پر — سنگِ دشنام پڑا کرتے ہیں
رُخِ عاصی کے وُضو کی خاطر — اَشک آنکھوں سے ڈھلا کرتے ہیں
شبِ تاریک میں تنہا اکثر — غیب کے ہاتھ رہا کرتے ہیں
پھر جلا کر تیری یادوں کے چراغ — دل کے آنگن میں ضیاء کرتے ہیں
اک تمنا لئے عمرِ خضر کی دل میں — ہم ترے حق میں دعا کرتے ہیں

صحیفۂ عشق، صفحہ ۱۳۷، ۱۳۸

Vol. 13 Monthly Akhbar-e-Ahmadiyya Germany Issue3
National Shoba Tasneef, Ahmadiyya Muslim Jamaat, Genfer Str.11, 60437 Frankfurt/M, Tel:069-50688652, Fax:069-50688666, Email: akhbar3@yahoo.com

شہد کے فوائد

قرآن مجید میں ذکر ہوا ہے کہ خدا نے شہد کی مکھی پر وحی نازل کی۔ حقیقت تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ہر مخلوق الہام سے مشرف ہوئی ہے۔ الہام کی مختلف صورتیں ہیں سب سے اعلیٰ صورت زبانی الہام کی ہے اور جانور، کیڑے، مچھلی اور ہر قسم کی مخلوق جبلّت سے صراطِ مستقیم پر چلتے ہیں جو خدائی ہدایت کا ذریعہ ہے۔ حتی کہ انسانی بچہ بھی علت العلل ہی کے باعث اپنی ماں کے پستان کی طرف رجوع کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی تمام علوم کا ماخذ ومنبع ہے۔ وہی ذات ہے جو زندگی دینے والی اور تمام ہدایت کا سرچشمہ ہے۔

وجدان INTUTION الہام کی ایک دوسری صورت ہے۔ بعض دفعہ ایک مسئلہ دماغ میں بجلی کی چمک کی طرح یا آسمان پر ٹوٹے ہوئے ستارہ کی طرح یک لخت سمجھ میں آجاتا ہے۔ وجدان کو ہمیشہ قبول کرو۔ چاہے اس کے برعکس کتنی بھی وجوہات نظر آتی ہوں، یہ دوسری دنیا سے آتا ہے جبکہ عقل محض دماغ کی پیداوار ہے۔

شہد قدرت کی عطا کردہ ایک نہایت عمدہ غذا ہے جس میں وٹامن، معدنیات اور شفا بخش خواص ہیں جسمانی نظام میں یہ داخل ہوکر ہمیں قوت بخشتا ہے۔ گرم پانی میں ایک چمچہ شہد ڈال کر پینا تھکاوٹ دور کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔..... شہد ایسی چیز ہے جو نظام جسم میں فوراً گھل جاتا ہے اور جسم کے ہر خلیہ (سیل) کو دوبارہ زندگی بخشتا ہے اور پھر طرفہ یہ کہ شہد کی عادت بھی نہیں پڑتی ہے۔ ..... شہد کی ایک بوتل اسی رقم سے خریدی جاسکتی ہے جس سے سگریٹ کا ایک پیکٹ خریدا جاتا ہے۔

شہد نہ صرف ایک مفید غذا ہے بلکہ کلامِ الٰہی کے مطابق اس میں طبی خصوصیات بھی ہیں۔ ویسے تو اس کی میڈیکل خصوصیات بہت سی ہیں لیکن وہ شخص جو غذا کے ساتھ روزانہ شہد کھاتا ہے وہ کبھی قبض کی شکایت نہیں کرے گا۔ شہد میں قدرتی مٹھاس ہے جبکہ سفید چینی کو ''موت کا پھندا'' کہا جاتا ہے کیونکہ اس میں سے غذائیت کے وہ مادّے نکال لئے جاتے ہیں جو کہ ''بھوری چینی'' میں پائے جاتے ہیں۔ سفید چینی سے قبض ہوتی ہے جبکہ براؤن شوگر سے معدہ صاف ہوتا ہے۔ شہد بچوں کے لئے از حد مفید ہے اور اس سے بچوں کو اسہال کی بیماری نہیں لگتی۔ اگر بچے کو قبض ہو جائے تو دودھ میں شہد ملا کر دیں۔ یہ مؤثر علاج ہے۔ بعض بچے رات کو سوتے میں بستر پر پیشاب کر دیتے ہیں رات کو شہد دینے سے یہ بیماری دُور ہو جاتی ہے۔ گرم پانی اور شہد اتنا ہی کھانسی کے لئے اچھا ہے جتنا کہ کھانسی کی دوائی۔ اس سے جوڑوں کو آرام ملتا ہے اور نیند خوب آتی ہے اس لئے یہ نیند نہ آنے کا بھی علاج ہے اور جو بچے رات کو ڈر کے مارے روتے ہیں یہ اس کا بھی علاج ہے۔ شہد Germs کو بھی مارتا ہے اور زخموں پر لگانا بھی اچھا ہے اس سے زخم اور جلے ہوئے جسم کے حصے جلد مُندمل ہو جاتے ہیں۔ اندرونی طور پر جوڑوں کا دَرد اور سوجن بھی اس سے اچھے ہو جاتے ہیں۔ کسی نے شاید ٹھیک ہی کہا ہے کہ شہد جوڑوں پر زبردست اثر کرتا ہے۔

> دُنیا میں کیڑوں کی اَن گنت اقسام ہیں قرآن حکیم نے صرف ایک شہد کی مکھی کا ذکر کیا

مضمون ہٰذا کے ختم ہونے سے قبل مندرجہ ذیل مشاہدات قابلِ غور ہیں:-

(ا) شہد کی مکھیاں پالنے والے لوگوں کو گُردوں کی تکلیف نہیں ہوتی۔

(ب) شہد کی مکّھیاں پالنے والوں کا رنگ صاف اور نظر اچھی ہوتی ہے۔

(ت) جو لوگ شہد کھاتے ہیں ان کو سرطان اور اعصابی بیماری نہیں ہوتی۔

دُنیا میں کیڑوں کی اَن گنت اقسام ہیں قرآن حکیم نے صرف ایک شہد کی مکھی کا ذکر کیا۔ خدا تعالیٰ نے اس کیڑے پر اپنی خاص نظرِ عنایت فرمائی یہ اس لئے زبردست مخلوق ہے اور جو رزق اس کے پیٹ سے نکلتا ہے وہ بھی زبردست غذا ہے۔ قرآنِ مجید کی ایک سُورۃ کا نام بھی النّحل یعنی شہد کی مکّھی ہے۔

آؤ ہم اس دنیا کے شہد سے لطف اُٹھائیں اور دعا کریں کہ ہم سب مسلمان آنے والی دنیا کے شہد سے بھی متمتّع ہوسکیں۔

(عظیم زندگی، صفحہ 100 تا 102، مصنف: بشیر احمد آرچرڈ)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

جرمنی میں جشن تشکُر صد سالہ خلافت جوبلی کا پہلا پروگرام

جماعت احمدیہ جرمنی نے جشن صد سالہ خلافت جوبلی کے سلسلہ میں اپنا پہلا پروگرام مورخہ ۱۳ جنوری ۲۰۰۸ء کو شہر وٹلش میں واقع مسجد ''بیت الحمد'' میں منعقد کیا۔ واضح ہو کہ مسجد ''بیت الحمد'' جرمنی کے سو مساجد منصوبہ کی پہلی مسجد ہے جو ۱۹۹۹ء میں وٹلش شہر میں تعمیر ہوئی تھی۔ مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب نیشنل امیر جماعت احمدیہ جرمنی ونائب امیر جرمنی و مختلف امارتوں کے اُمراء ومربیان سلسلہ و جنرل سیکرٹری صاحب و جماعت احمدیہ کے دیگر عہدہ داران وممبران کے علاوہ شہر کے 49 معززین جن میں سے اکثر علاقہ کے مختلف قصبہ جات کے میئر تھے اور کئی سیاسی پارٹیوں کے نمائندگان نے اس پروگرام میں شرکت کی۔

مکرم عبدالرفیق احمد صاحب نیشنل سیکرٹری امورِ خارجہ نے اسٹیج سیکرٹری کے فرائض ادا کرتے ہوئے سب سے پہلے مہمانوں کو خوش آمدید کہا، جماعت احمدیہ کا تعارف کروایا اور پروگرام کی غرض و غائیت بیان کی۔ مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب نیشنل امیر جماعت احمدیہ جرمنی کی صدارت میں پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم قاسم ڈلکلیش صاحب (Qasim Dalkilic) نے کی۔

اس کے بعد تین بچیوں نے جرمنی کے مشہور شاعر اور متعدد کُتب کے مصنف مکرم ہدایت اللہ صاحب ہبش، کی لکھی ہوئی جرمن نظم جو خلافت کے موضوع پر تھی ترنم سے حاضرین کو سنائی جس سے حاضرین محظوظ ہوئے۔

جماعت احمدیہ جرمنی کی تاریخ اور مسجد کے مقاصد بتاتے ہوئے مکرم عبدالرفیق احمد صاحب نے کہا کہ جماعت احمدیہ کی تاریخ سے ثابت ہے کہ یہ ایک پُر امن مذہبی جماعت ہے۔ اور اس جماعت نے جرمنی میں پہلی مسجد ۱۹۵۷ء میں ہمبرگ شہر میں تعمیر کی تھی۔ اس وقت مختلف قومیتوں کے تقریباً تیس ہزار احمدی جرمنی میں آباد ہیں۔ اس کے بعد وٹلش شہر کی مشہور سیاسی شخصیت جناب بُرگرڈ صاحب (Herr Dieter Burgard) نے جو ممبر صوبائی اسمبلی ہیں، سامعین سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مذہبی آزادی بنیادی انسانی حق ہے مجھے آج جماعت احمدیہ کے بارے میں کافی دلچسپ معلومات حاصل ہوئی ہیں۔ آپ نے مذہب کی اہمیت کو اُجاگر کیا اور کہا کہ ہر مذہب خدا کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔ جرمنی میں ۳.۴ ملین مسلمان آباد ہیں جو کُل آبادی کا ۴ فیصد ہیں۔ پاکستان میں آپ لوگوں کو جو تکالیف دی گئیں، مجھے اس کا افسوس ہوتا ہے۔ اس کے بعد مقامی گرجے کے انچارج جناب گروس صاحب کا پیغام پڑھ کر سنایا گیا آپ بوجہ مجبوری اس پروگرام میں شامل نہ ہوسکے آخر میں امیر جماعت احمدیہ جرمنی مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب نے سامعین سے خطاب کرتے ہوئے اُنہیں مسیح کی آمد کے بارے میں آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی سنائی اور واضح کیا کہ آنے والے مسیح اور مہدی حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام ہیں۔ آپ نے خلافت کی مختصر تاریخ اور تعارف بھی کروایا۔ جس کے بعد **مہمانوں میں قرآنِ کریم بطور تحائف تقسیم کئے۔**

مہمانوں نے مسلم ٹیلیویژن احمدیہ کے نمائندہ کو اپنے تائثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:۔

کہ ایسے پروگرام ایک دوسرے کو قریب لانے میں مدد دیتے ہیں۔ سبھی مہمانوں نے پروگرام کو بہت سراہا۔

قریبی قصبہ کے میئر نے کہا:۔ آج مجھے جماعت کے قریب آنے کا موقع ملا ہے، ہمیں ایک دوسرے کو سمجھنے میں مدد ملی ہے اور آج کل ایک دوسرے کی عزت کرنے اور تکریم سے پیش آنے کی بہت ضرورت ہے۔

جناب ہلمٹ صاحب نے کہا کہ آج کے پروگرام سے مجھے پہلی مرتبہ اسلام کو سمجھنے میں مدد ملی ہے۔

قصبہ ''پلاٹن'' کے میئر نے کہا کہ میں اس سے پہلے جماعت احمدیہ سے متعارف نہیں تھا۔ اس پروگرام نے ایک دوسرے کو سمجھنے میں مدد دی ہے۔ آپ میں وسعت قلبی پائی جاتی ہے۔

۶۲ سال کے ایک معزّز مہمان نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ہم سب کو یہاں مل جل کر امن سے رہنا چاہئے۔

مربی سلسلہ، مکرم محمد الیاس منیر صاحب نے مسلم ٹیلیویژن احمدیہ کے نمائندہ کو اپنے تائثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اکثر مہمان پڑھے لکھے اور سمجھ دار تھے۔ اُن کے چہرے بتا رہے تھے کہ وہ اس پروگرام سے متاثر ہوئے ہیں۔ آپ نے جماعت احمدیہ کے ممبران کو پیغام دیتے ہوئے کہا کہ آپ سب خلافت کی اطاعت میں اپنے آپ کو گُم کردیں۔

آخر پر مہمانوں نے مسجد کے تمام حصے و لائبریری دیکھی اور Humainty First کے سٹینڈ سے Humanity First سے متعلق معلومات حاصل کیں

مہمانوں کو آخر پر لذیذ کھانا پیش کیا گیا۔

(رپورٹ۔ محمد منور عابد، شعبہ رپورٹنگ و تاریخ خلافت جوبلی کمیٹی)